رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ❖ اسسٹنٹ:- مہر محمد خان

فہرست مضامین

نمبر ۱۸ | مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۲۰ء | دوشنبہ | مطابق ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں خدا کے فضل و کرم سے خیر و عافیت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ۱۵ ماہ حال تک تشریف لانے کی امید کی جاتی ہے۔

جناب نواب صاحب شملہ پر ہی ہیں۔ اور ان کا پتہ حسب ذیل ہے۔ شابری ہل۔ چھوٹا شملہ۔

برادرم نظام جان صاحب کی اہلیہ جو کچھ عرصہ سے بیمار تھی۔ فوت ہو گئی۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ چار چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گئی ہے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

بہت دنوں سے کوئی بارش نہ ہونے کی وجہ سے دن کو سخت تپش ہوتی ہے۔

نامہ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر۔ ۱۸ اگست ۱۹۲۰ء)

ہمارے معزز ملاقاتی

جو لوگ حضرت مسیح موعود کی آمد کا پیغام سنکر حق کے متلاشی ہو رہے ہیں اور روحانی زندگی کے پانی سے اپنی پیاس بجھانے کے متمنی ہیں۔ وہ برابر آئے دن بڑھتی ہوئی تعداد میں دارالدعوۃ احمدیہ میں آتے رہتے ہیں۔

ہفتہ رواں میں طالبان حق میں سے ذیل کے چند اسماء قابل ذکر ہیں:- (۱) مسٹر جان گارڈن۔ یہ معزز انگریز رومن کیتھولک تھا۔ مگر اسلام سے دلچسپی رکھتا ہے اور ہر جلسہ میں آکر برابر گھنٹوں توجہ سے سنتا رہتا ہے اور گذشتہ ملاقات کے وقت کہنے لگا۔ I always give you a good word میں ہمیشہ آپ کا ذکر خیر کرتا ہوں۔ مطلب یہ کہ جب موقعہ ملتا ہے۔ اسلام کی تائید کرتا ہوں۔ چونکہ یہ صاحب جناب خواجہ کے بھی واقف ہیں۔ اس لئے یہ معلوم کر کے ان کو سخت تعجب ہوا کہ باوجود حضرت احمدؑ سے فیض حاصل کرنے کے خواجہ صاحب نے کیوں اس دنیا کی امید کا مغربی دوستوں سے ذکر نہیں کیا۔

(۲) مسز ڈی لودیا۔ یہ معزز خاتون سلسلہ میں خصوصیت سے دلچسپی لے رہی ہے۔ اور مبلغین کی تقریریں سنکر ہمیشہ کہتی ہے I feel happy میں خوشی محسوس کرتی ہوں

(۳) مسٹر رابرٹ شا۔ یہ دوست ایک نیک دل عیسائی ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے دعاوی سے آپ کو خاص دلچسپی ہے۔

(۴) مس وکٹوریہ نارٹن۔ یہ تعلیم یافتہ صاحبہ حبشی لیڈی ان افراد سے ہے جو ہمارے کھلی ہوا کے اجلاس میں گھنٹوں کھڑے تقریر

سنتے رہتے ہیں۔ اس لڑکی کو اسلام سے بہت محبت ہے۔ دوسروں کو تبلیغ کرتی رہتی ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ اسلام کا جلد اعلان کر دیگی (الحمد للہ کہ اعلان کر دیا۔ نیر)

مایوس ہو رہے ہیں

مکرمہ بہن امۃ اللہ کا کس سلسلہ عالیہ میں شامل ہونے سے قبل

Order of the star in the East. - آرڈر آف دی سٹار ان دی ایسٹ یعنی مشرق سے پیدا ہونیوالے عالمگیر استاد کی منتظر جماعت سے تعلق رکھتی تھیں۔ احمدی ہونے کے بعد سے وہ برابر ان منتظران مسیح موعود کو اس پاکباز کی آمد سے مطلع کرتی رہی ہیں اور اب خبر لائی ہیں۔ کہ یہ لوگ مایوس ہو رہے ہیں۔ ان کی سوسائٹیاں بند ہو رہی ہیں۔ لوگوں کی دلچسپی کم ہو رہی ہے۔ ؎

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
اب سیسے بعد اوروں کی ہے انتظار کیا
توبہ کرو کہ جینے کا ہے اعتبار کیا

عام تبلیغ

سلسلہ تقاریر برابر جاری ہے۔ سینکڑوں تعلیم یافتہ مرد و عورت مسیح کی آمد ثانی کا پیغام شوق سے سنتے ہیں۔ پادری صاحبان ہمارے اجلاس میں بعض اوقات شور مچانے کی کوشش کرتے ہیں اور افسوس کی بات ہے کہ ایسے مخالفوں میں بعض نام نہاد مسلمان بھی ہوتے ہیں۔ جہاں تک ہو سکتا ہے۔ نرمی سے سلوک کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ؎

اے دل تو نیز خاطر اینان نگہدار
کا خر کنند دعوے حب پیمبرم

سوالات کے جوابات سنکر مرد و عورتوں کو حیرت ہوتی ہے کیونکہ ان کے نزدیک اسلام ایسا مذہب ہے۔ "جو عورت کو ذلیل سمجھتا ہے"۔ جو "عورت کو بہشت سے محروم رکھتا ہے" جو "عورت کے حقوق کی پرواہ نہیں کرتا"۔ جو "مرد کو اجازت دیتا ہے۔ کہ وہ جتنی بیویاں چاہے کر لے"۔

ان سوالات کے جوابات اسقدر تسلی بخش اور مؤثر ہوئے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے تعلیم یافتہ معزز انگریز خواتین پادریوں کی غلط بیانیوں سے واقف ہو کر دین فطرت کے اصولوں کی مداح ہو رہی ہیں۔ اللہم صل علےٰ محمد و علےٰ آلہ و اصحابہ و خلفائہ اجمعین +

بھائی عزیز الدین صاحب

بھائی عزیز الدین صاحب علاوہ اپنے معمولی فرائض کے تبلیغ کے کام میں بھی دلچسپی لے رہے ہیں۔ لٹریچر تقسیم کرنے۔ لوگوں سے ملاقاتیں کرنے اور لیکچروں کے انتظام میں آپ کی مدد نہایت مفید ثابت ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور دوسرے دوستوں کو ان کی مثال کی تقلید کرنے کی توفیق +

مسجد احمدیہ لنڈن

جیسا کہ ہفتہ گذشتہ کے خط میں ذکر کیا گیا تھا۔ مسجد احمدیہ کے لئے مکان اور زمین خرید لی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی مسجد کی تعمیر کا انتظام بھی شروع ہے۔ نقشہ تیار ہو چکا ہے جس کی ایک نقل اس ہفتہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں برائے منظوری روانہ کر دی گئی ہے۔ منظوری آنے پر تعمیر کا کام بھی فوراً انشاء اللہ شروع کر دیا جائیگا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس مبارک کام کو جلد تکمیل تک پہنچائے +

جماعت سوتھسی

اللہ تعالےٰ کے فضل سے سوتھسی میں ہماری ایک جماعت تیار ہو گئی ہے۔ اکثر لوگ غریب ہیں۔ اور بعض انہیں سے بیمار ہیں۔ احباب ان لوگوں کی بہتری اور صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ بدر دائم

احمدیہ مسجد لنڈن

لنڈن میں احمدیہ مسجد کیلئے زمین خرید لی گئی ہے جسمیں مسجد کے علاوہ مبلغین کی رہائش وغیرہ کے لئے مکان بھی تعمیر کیا جائے گا انشاء اللہ۔

خاکسار
ناظر تالیف و اشاعت قادیان

اخبار احمدیہ

درخواست اخبار

ایک صاحب لکھتے ہیں کچھ دنوں مذہبی اخباروں سے الفضل پر طبیعت مائل ہو گئی ہے۔ مگر بوجہ عدم وسعت اُجرت اخبار ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ اس لئے آپ اپنے اخبار میں ایک مختصر نوٹ شائع فرما دیں کہ کوئی احمدی صاحب توفیق سالانہ چندہ ادا کر کے یہ اخبار میرے نام پر جاری کرا دیں۔ میرے علاوہ تین اور خواندہ آدمی ہیں۔ وہ بھی یہ پرچہ اخبار مطالعہ کیا کرینگے مگر غیر احمدی ہیں۔ چندہ نہیں دینا چاہتے۔ جب تک کچھ پوری پوری خوبی نہ دیکھ لیں"۔ جو صاحب انکو اخبار جاری کرانا چاہیں۔ ایڈیٹر الفضل کو اطلاع دیں +

ولادت

منشی محمد حسین صاحب کاتب الفضل کے ہاں ۲۳ اگست کو لڑکا اور شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کے ہاں لڑکا اور ۲ ستمبر کو ملک محمد حسین صاحب قادیان کے ہاں لڑکا متولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے +

درخواست دعا

عاجز بیمار ہے اور بیکار۔ صحت اور کاروبار ملازمت کے حصول کیلئے درخواست دعا ہے

(عبد الصمد خان احمدی دھوالہ۔ کٹک)

نماز جنازہ

میری اہلیہ فوت ہو گئی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

(مستری رحیم اللہ مقراض ساز۔ شاہ آباد کرنال)

میرے والد صاحب سید باقر علی احمدی بھلہ ضلع گوجرات فوت ہو گئے ہیں۔ (سید قطب شاہ) احباب جنازہ غائب پڑھیں +

خریداران الفضل کو اطلاع

جیسا کہ پہلے اطلاع دیگئی تھی اب وی پی بغیر رجسٹری کے نہیں جا سکتا۔ اسلئے صرف پیکٹ خرچ بڑھ گیا۔ جو صاحب اس سے بچنا چاہتے ہیں وہ بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیجکر مشکور فرمائیں۔ کیونکہ ہمیں طرفین کو آرام ہے۔

۲۔ جن احباب کی قیمت ۳۱ اگست میں ختم ہوتی ہے انکے نام نمبر ۱۸ ستمبر کا اخبار وی پی کیا گیا ہے۔ چونکہ وہ وی پی کی رسید ڈاکخانہ کو دیکی پڑتی ہے۔ اسلئے یہ وی پی دو تین روز میں ڈسپیچ ہو سکیں گے اور اتفاق سے آج یوم اشاعت الفضل کو جنم اشٹمی کی تعطیل ہے اسلئے وی پی نہیں لئے گئے۔ کل سے روانگی شروع ہو گی۔ پس ممکن ہے کہ نمبر ۱۸ بعض احباب کو پہنچ جائے اور نمبر ۱۹ انکے۔ سو اس کے لئے انتظار کیا جائے۔ کیونکہ وی پی ...

[illegible] منیجر الفضل قادیان +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۹ - ستمبر ۱۹۲۰ء

تحریک خلافت کے تلخ ثمر

ضلع کھیری (صوبہ متحدہ) کے ڈپٹی کمشنر مسٹر ولبی کے سفاکانہ قتل کی خبر گذشتہ سے پیوستہ پرچہ میں شائع ہو چکی ہے ۔ اس کا نہایت ہی تشویش ناک پہلو یہ ہے کہ اس قتل کے ارتکاب میں جو دو مسلمان گرفتار ہوئے ہیں ۔ ان میں سے ایک نے تمصاف طور پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے اس امر کا اقرار کر لیا ہے ۔ کہ "میں نے جوش خلافت میں ڈپٹی کمشنر کو قتل کیا ہے" اور دوسرے نے اپنے بیان میں اس کی تصدیق کی ہے ۔

عوام کے مذہبی جذبات اور احساسات کو مشتعل کر دینے کے نتیجہ کے طور پر یہ ایک دل ہلا دینے والا واقعہ ہے ۔ اور اس کو صوبہ متحدہ کے حاکم اعلیٰ سر ہارکورٹ بٹلر نے بھی جو تحمل کے ساتھ معاملہ فہمی میں خاص طور پر شہرت رکھتے ہیں ۔ جوش خلافت کا ہی تلخ ثمر قرار دیا ہے چنانچہ مسٹر ولبی کے ماتم میں جو عام جلسہ منعقد کیا گیا ۔ اسمیں انہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ :۔

"ضلع کھیری میں خلافت کے متعلق متعدد جلسے ہوئے ہیں جنہیں دو سفری واعظوں نے شر انگیز تقریریں کیں ۔ انہیں سے ایک کے خلاف مقدمہ چلایا گیا ہے ۔ میرے خیال میں آپ میں سے بہت سے اصحاب اس امر کو پوری پوری طرح محسوس نہیں کر سکتے ۔ کہ اس قسم کے جلسوں اور اس قسم کی تحریکوں سے کیا نقصان پہنچتا ہے ۔ گورنمنٹ کو آپ سے یہ امید رکھنے کا حق حاصل ہے ۔ کہ آپ امن و امان کے قیام اور ایسی ایجی ٹیشن کے انسداد میں مدد دیں ۔ جو دیوانگی کے جذبات کو مشتعل کرتی ہے ۔ اور جو اس قسم کی وارداتوں کا باعث ہوتی ہے ۔ جس پر آج ہم اظہار نفرت کر رہے ہیں" ۔

تحریک خلافت شروع سے لیکر اسوقت تک جس رنگ اور جس طریق سے چلائی جا رہی ہے ۔ اور جس طرح دن بدن اس میں تشدد اور سختی داخل ہو رہی ہے ۔ اس سے ہر ایک وہ شخص بآسانی آگاہ ہو سکتا ہے ۔ جسے خلافت کے تائیدی جلسوں کی تقریروں اور تجویزوں کے پڑھنے یا سننے کا اتفاق ہوا ہے ۔ اور وہ بلا خوف تردید کہہ سکتا ہے ۔ کہ ان تقریروں میں سوائے عوام کے جذبات اور احساسات کو اشتعال دلانے کے اور کوئی ایسی بات نہیں ہوتی ۔ جس کے متعلق سنجیدگی سے کہا جا سکے ۔ کہ کسی قسم کا مفید نتیجہ پیدا کرنے کا باعث ہو سکتی ہے ۔

انہی تقریروں کا ایک ثمر تو "ترک وطن" کے جوش و خروش کی صورت میں پیدا ہوا ۔ عوام الناس کی ایک خاصی تعداد اپنے لیڈروں کے تیز و تند الفاظ سے متاثر ہو کر اور سرزمین کابل کے متعلق بڑے خوش کن خیالات کو دل میں جگہ دے کر اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے تیار ہو گئی ۔ اور گھر بار چھوڑ چھاڑ کر جائداد اور املاک کوڑیوں کے مول بیچ کر روانہ ہو گئی ۔ لیکن انجام کیا ہوا ۔ اس کا جواب وہ لوگ جو گروہ در گروہ خراب خستہ حالت میں بھوکے اور پیاسے مرتے واپس آ رہے ہیں ۔ قال سے نہیں بلکہ اپنے حال سے نہایت صاف اور واضح دے رہے ہیں ۔ اور اگر گورنمنٹ ایسی حالت میں انکی دستگیری نہ کرتی جیسا کہ چیف کمشنر صوبہ سرحدی بذات خود ان کے انتظام میں مصروف ہیں ۔ اور انہیں اپنے وطنوں میں پہنچانے کا انتظام کر رہے ہیں ۔ تو نہ معلوم ان کی حالت کس قدر زیادہ عبرتناک ہوتی ۔

تحریک خلافت کا یہی ثمر اتنا تلخ تھا کہ سمجھدار اور دور اندیش اصحاب بہت رنجیدہ ہو رہے تھے ۔ لیکن ضلع کھیری کے ڈپٹی کمشنر کا قتل اور اس کے قاتلوں کا یہ اقبال کہ "جوش خلافت" میں اس کا ارتکاب کیا گیا ہے ایک بڑے خطرہ کی نشان دہی کرتا ہے ۔ اور حامیان تحریک خلافت کی طرف سے اس کے متعلق جس قدر بیانات شائع ہوئے ہیں ۔ ان سے اس خطرہ میں کچھ بھی کمی نہیں ہو سکتی سب سے بڑی بات یہ کہی گئی ہے کہ قاتل کئی جرموں میں پہلے کا سزا یافتہ ہے ۔ اسلئے یہ نہیں سمجھا جا سکتا کہ اس نے تحریک خلافت کے سلسلہ میں یہ جرم کیا ہے ۔ لیکن یہ بھی تو خیال کرنا چاہیئے ۔ کہ قتل کے سے ہولناک جرم کا ارتکاب کسی ایسے شخص کا کام نہیں ہو سکتا ۔ جس کی عمر شریفانہ اور پابند قانون و مذہب انسان کے طور پر بسر ہوئی ہو ۔ اس جرم کے مرتکب عموماً ایسے ہی ہوتے ہیں ۔ جو اس سے قبل کئی جرم کر چکے ہوتے ہیں ۔ اور خاص کر اس صورت میں جبکہ انہیں مقتول سے کوئی ذاتی رنج و عداوت نہ ہو ۔ بلکہ کسی بیرونی تحریک سے متحرک ہو کر اس کا ارتکاب کریں ۔

اس قسم کی دلیل بازی سے اس خطرہ پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرنا جو تحریک خلافت کی خطرناک تقریروں کے سلسلے سے پیدا ہو چکا ہے ۔ ہمارے نزدیک پسندیدہ فعل نہیں ہے ۔ کیونکہ اسوقت ضرورت اس امر کی ہے کہ اس واقعہ کو معمولی نہ سمجھا جائے ۔ بلکہ اس کے آئینہ میں اس خوفناک صورت حالات کو دیکھا جائے جس کی طرف عوام کی طبائع کو مائل کیا جا رہا ہے ۔ اور قوم اور ملک کے سچے خیر خواہ اور ہمدرد ہونے کی حیثیت سے عموماً لاپرواہ ہوتے ہیں ۔ اس سے باز رکھنے کی کوشش کی جائے ۔ ورنہ مسٹر گاندہی کا جو تحریک خلافت کے راہ نما بنے ہوئے ہیں ۔ اپنی پبلک تقریروں میں اس قسم کے الفاظ استعمال کرنا کہ :۔

"مسلمان خلافت کی حفاظت کے لئے تلوار اٹھانا مذہبی فرض سمجھتے ہیں"

اور مسٹر شوکت علی کا جو مسٹر گاندہی کے احکام پر عمل کرنیوالوں میں سے سب سے اول نمبر پر ہیں ۔ ہزاروں کے مجمع میں کھڑے ہو کر یہ تحریک کرنا کہ :۔

"مسلمانوں کے لئے اگر یہ ثواب ہے ۔ کہ اسلام کے کام میں دوسروں کو ماریں ۔ تو یہ بھی داخل ثواب ہے ۔ کہ خود مارے جائیں اور اپنے اوپر تکلیف اٹھائیں"

اس قسم کے الفاظ ایسے خطرناک مستقبل کی طرف لیجانیوالے ہیں ۔ جو بہت ہی بربادی بخش ہے ۔

پس ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو بڑی ہمدردی اور خلوص کے ساتھ مشورہ دیتے ہیں کہ قبل اسکے کہ وہ وقت آئے۔ جبکہ گورنمنٹ قیام امن کے لئے طاقت سے کام لینے پر مجبور ہو جائے۔ وہ ایسی تحریکوں سے بالکل علیحدہ ہو جائیں۔ جن کا نتیجہ سوائے بدامنی اور تباہی کے اور کچھ نہیں۔ اور عوام کو صحیح اور سیدھے راستہ پر چلانے کی کوشش کریں۔ خلافت ٹرکی کے متعلق جو کچھ ہونا تھا۔ ہو چکا۔ سلطان معظم کو اتحادیوں کے شرائط مان لینے میں ہی اپنی سلامتی نظر آئی۔ پھر مسلمانان ہند کیوں باوجود اپنی طاقت اور قوت سے اچھی طرح آگاہ ہونے کے اپنے آپکو خواہ مخواہ مصائب میں ڈال رہے ہیں۔ اور بدامنی کا موجب بنکر اپنی رہی سہی حیثیت کو بھی برباد کر رہے ہیں۔ وہ طاقت جس کے سامنے سلطنت ٹرکی کو سر تسلیم خم کرنا ہی پڑا۔ اس کا خلاف امن کارروائیوں سے کیا بگڑ سکتا ہے۔ اگر بگڑیگا تو انہی لوگوں کا بگڑے گا۔ جو اپنی بربادی کا آپ باعث بن رہے ہیں ۔

اب مسلمانوں کا پیش آمدہ مشکلات اور مصائب سے نکل کر ترقی اور عروج حاصل کرنا صرف ایک ہی طریق سے ممکن ہے۔ اور وہ یہ کہ خود حقیقی مسلمان بنجائیں اور دنیا کو مسلمان بنانے کیلئے اٹھ کھڑے ہوں۔ کاش اہل اسلام اس طرف متوجہ ہوں۔ تا خدا تعالے کی تائید اور نصرت ان کے ساتھ ہو۔ اور ان کا قدم دن بدن پیچھے کی طرف ہٹنے کے آگے کی طرف بڑھے۔ اسی بامن اور تجربہ شدہ طریق پر عمل کرنے کی طرف ہمارے امام علیہ السلام نے مسلمانان ہند کو توجہ دلائی تھی۔ اور بڑے زور کے ساتھ اس کی عمدگی اور ضرورت ثابت کی تھی۔ اگر مسلمان دوسری تحریکوں کے مقابلہ میں اس کی طرف کچھ بھی توجہ کرتے۔ تو یہ ان کے لئے بہت مفید ہوتا۔ لیکن ان کے لیڈروں نے انہیں الٹے رستہ پر ڈال دیا اب بھی وقت ہے۔ کہ مسلمان نقصان رساں تحریکوں میں حصہ لینے کی بجائے ادھر متوجہ ہوں ۔

مسلمان اور شیطان کو سجدہ

پیغام کے تازہ پرچوں میں مولوی محمد علی صاحب کی ایک تقریر شائع ہوئی ہے۔ جو انہوں نے ۸۔ اگست کو شملہ میں کی۔ اگرچہ وہ ساری کی ساری تقریر خیالات پریشان کا مجموعہ اور حواس باختگی کا نمونہ ہے۔ جس پر بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ لیکن اسوقت ہم ایک ہی بات کے متعلق ناظرین کو کچھ بتانا چاہتے ہیں۔

مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں جہاں حصول سلطنت کے طریق بتائے۔ وہاں بڑی مہربانی سے دنیا کی ہر ایک چیز کے حاصل کرنے کے ڈھنگ بھی بتلائے۔ چنانچہ کہا۔

"دنیا میں تمام چیزوں کے حصول کے صرف دو ہی طریق ہیں۔ خواہ وہ دولت ہو یا عزت ہو۔ یا حکومت و سرداری۔ اور خواہ خطاب اور نام کی شہرت۔ ایک تو شیطان کو سجدہ کر کے اور دوسرے خدا کو سجدہ کر کے"

اور شیطان کو سجدہ کرنے کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ۔

"شیطان کے اصل معنی ہیں۔ دُور ہوا یعنی خدا سے دور ہوا۔ فی الحقیقت جب کوئی شخص خدا سے دُور ہو۔ تو وہ شیطان کا پرستار ہی ہوتا ہے۔ اور اسی کو سجدہ کرنیوالا کہلاتا ہے"

اسکے بعد انہوں نے شیطان کو سجدہ کر کے حکومت حاصل کرنیوالے اہل یورپ کو قرار دیتے ہوئے مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا۔

"کیا تم اس طریق کو اختیار کرو گے۔ جو یورپ نے اختیار کیا"

لیکن سمجھ میں نہیں آتا۔ یہ بات دریافت کرنے کی انہیں ضرورت ہی کیا تھی۔ جبکہ وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ مسلمان مسلمان نہیں رہے۔ بلکہ خدا سے دور ہو چکے ہیں جیسا کہ انہوں نے اسی تقریر میں کہا۔

"اسوقت مسلمانوں کی قریباً قریباً وہی حالت ہو گئی ہے کہ جو قلوبنا غلف کہنے والوں کی تھی۔ کہ ہمارے دل علوم سے بھرے ہوئے ہیں ہمیں کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ تم خدا کو چھوڑے ہوئے ہو۔ نماز دل پر اس کے حضور گڑگڑاتے نہیں۔ اسلئے خدا نے بھی تم کو چھوڑ دیا ہے"

پس جب مسلمان خدا کو چھوڑے ہوئے ہیں۔ اور خدا نے ان کو چھوڑ دیا ہے۔ اور ان کی حالت ان لوگوں کی سی ہے۔ جن کے قلوبنا غلف کہنے کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ بل لعنهم الله بكفرهم۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ مولوی صاحب نے ہر ایک چیز کے حاصل کرنے کے لئے جو دو طریق بیان کئے ہیں۔ انہیں سے ایک کو مسلمان پہلے ہی اختیار کر چکے ہیں۔ اس صورت میں ان سے پوچھنا کہ تم کونسا طریق اختیار کرو گے۔ فضول ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ جب مسلمانوں نے مولوی صاحب کے بیان کردہ طریقوں میں سے ایک اختیار کر رکھا ہے یعنی وہ خدا کو چھوڑ کر اس سے دور ہو چکے ہیں۔ اور بالفاظ مولوی صاحب شیطان کو سجدہ کر رہے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ان کو یورپ کی طرح دولت سلطنت عزت۔ رتبہ حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ دن بدن قعر مذلت میں گرتے جاتے ہیں۔

کیا مولوی صاحب بتائینگے کہ مسلمانوں کے معاملہ میں ان کا یہ طریق کیوں ناکام ثابت ہو رہا ہے کہ دنیا کی ہر ایک چیز شیطان کو سجدہ کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ جبکہ وہ ان کے قول کے مطابق اس زمانہ میں شیطان کو سجدہ کر رہے ہیں۔ جیسا کہ ان کی تشریح سے ظاہر ہے کہ مسلمان خدا سے دور ہو چکے ہیں۔ اور جو خدا سے دور ہو۔ وہ شیطان کا پرستار ہوتا ہے۔ اور اسی کو سجدہ کرنیوالا کہلاتا ہے۔

اس موقع پر ہم غیر احمدیوں کو اس ڈبل خطاب کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ جو مولوی محمد علی نے انہیں دیا ہے کہ ایک تو قلوبنا غلف کہنے والوں سے مشابہ کہکر لعنتی قرار دیا ہے۔ اور دوسرے شیطان اور شیطان کے پرستار بنایا ہے ۔

ایک نئے اور مضبوط خلیفہ کی تلاش

ہز میجسٹی امیر کابل کو خلیفہ بنانے کی خبر کئی بار شایع ہو چکی ہے لیکن مسلمانان ہند اس کو کوئی وقعت نہیں دیتے رہے۔ اور ان کی یہی کوشش رہی ہے۔ کہ اس کی تردید کریں۔ لیکن حال میں اخبار ڈیلی ٹیلیگراف لنڈن کے خاص نامہ نگار مسٹر پرسیول لینڈن مقیم قسطنطنیہ نے جو یہ اطلاع شایع کرائی ہے کہ سبز جھنڈا کے نام سے ایک تحریک اناطولیہ میں بے حد نشو و نما پا رہی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ موجودہ سلطان ٹرکی کے متعلق یہ ثابت کرے۔ کہ وہ حقیقی خلیفۃ المسلمین نہیں اس تحریک کے محرکین اکتوبر آئندہ میں ایک خاص خلافت کانگریس کرنے والے ہیں۔ جس میں خلافت کیلئے عمدہ امیدواروں کے نام پیش کئے جائینگے۔ ان میں سے ایک شیخ سنوسی ہیں۔ لیکن ان کی نسبت کہا جاتا ہے۔ کہ وہ آزاد خود مختار حکمران نہیں ہیں۔ دوسرے امیر افغانستان ہیں۔ مسٹر لینڈن کو یقین ہے۔ کہ امیر صاحب کو ہی خلیفہ بنایا جائے گا۔

اس خبر کو شایع کرتے ہوئے اخبار وکیل لکھتا ہے:-

"مذکورہ بالا خبر قسطنطنیہ سے موصول ہوئی ہے اور جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ موجودہ سلطان ٹرکی نے اتحادی طاقتوں کے دباؤ کی وجہ سے معاہدۂ ترکی پر دستخط کر کے اپنی کمزوری کا اظہار کیا ہے۔ تو ایک نئے اور مضبوط سلطان و خلیفہ کی تلاش بالکل قدرتی ہے۔" (وکیل ۵ ستمبر)

مان لیا کہ مسلمانوں میں سلطان ٹرکی کی کمزوری اور بے بسی دیکھ کر "ایک نئے اور مضبوط خلیفہ" کی تلاش کی خواہش پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ یہ خواہش پوری کس طرح ہو گی۔ بڑی تلاش اور تجسس کے بعد امیر کابل کے نام خلافت کا قرعہ ڈالنے کی تجویز کی گئی ہے لیکن وکیل کے حسب ذیل الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ عام مسلمانوں کو ان میں وہ شرائط نہیں پاتے۔ جو ایک مضبوط خلیفہ میں ہونی چاہئیں جیسا کہ وکیل لکھتا ہے کہ

"امیر کابل ایک خلیفہ کی شرائط کو پورا کر سکینگے یا نہیں۔ اور ان کا انتخاب دنیائے اسلام میں بنگاہ استحسان دیکھا جائے گا۔ یا نہیں۔ اس کی نسبت سر دست کچھ نہیں کہا جا سکتا۔"

پس جب مسلمان حکمرانوں میں سے صرف امیر کابل کو ہی کچھ وقعت دی جاتی ہے۔ مگر خلیفہ بنانے والی شرائط ان میں بھی پائی نہیں جاتیں۔ تو مسلمانوں کو ذرا سوچ سمجھ کر سلطان ٹرکی کو منصب خلافت سے معزول کرنا چاہیئے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ وہ بھی ان کے ہاتھ سے جائے اور کوئی دوسرا بھی نہ ملے۔

کاش مسلمان کسی نئے اور مضبوط خلیفہ کی تلاش کی بجائے اس خلیفہ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوں جسے خدا نے مسلمانوں کو ترقی اور عروج پر پہنچانے کیلئے بھیجا ہے۔
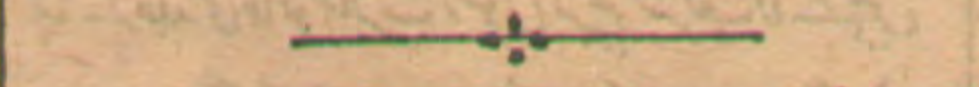
ترک وطن اور مسلمانوں کی سبکی

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جب ہندوستان سے ترک وطن کر کے کسی اور ملک میں جانے کے برے نتائج کو اپنی خداداد عقل و فراست سے معلوم کر کے اس تحریک کے محرکین کو کہا کہ "اس سے سوائے اپنی سبکی کرانے اور لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہونے کے اور کوئی نتیجہ نہ نکلے گا" تو اس کی کچھ پروا نہ کی گئی۔ لیکن آج ان حالات اور واقعات کو پڑھ کر جو کابل جانے اور پھر وہاں سے الٹے پاؤں واپس آنے والوں کے متعلق ہیں کون کہ سکتا ہے۔ کہ امام جماعت احمدیہ کے قبل از وقت فرمائے ہوئے الفاظ حرف بحرف پورے نہیں ہو رہے۔ اور اس ہجرت کا سوائے مسلمانوں کی سبکی اور ذلت کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ اس بات میں اگر کسی کو شک ہو۔ تو وہ اخبار حق کے حسب ذیل الفاظ ملاحظہ کرے:-

"چند ہفتوں سے ہر جمعہ کے روز خیبر کی راہ سے تارکان وطن کا جلوس جاتا دکھائی دیتا تھا۔۔۔ وہ سیلاب جو اپنے سامنے ہر ایک شے کو بہا لے جانیوالا معلوم ہوتا تھا۔ اب اس کا رخ بدل گیا ہے۔ اور اس نے پھر سرحد کو عبور کیا ہے۔ مگر اب وہ خوش رنگ جھنڈے غائب ہو گئے۔ جو سامان خوراک خریدنے کے لئے کابل میں چند آنوں کے عوض فروخت کر دیئے گئے۔ یا سردی سے محفوظ رہنے کے لئے رضائیوں کی جگہ کام میں لائے گئے۔ عورتوں کے قیمتی لباس معدوم ہو گئے! جو ننگر ھر کے نامہربان لوٹ خور باشندوں نے لوٹ لئے۔ ہل چلانے والے بیل گم ہو گئے۔ جو پہلی دفعہ بھاری چھکڑوں میں جوتے گئے تھے۔ اور بہت سی نازک اندام عورتیں اور بچے راہی ملک عدم ہو گئے۔ جو اس دشوار گذار سفر کی تاب نہ لا سکے"

اگر مسلمان پہلے ہی سوچ اور سمجھ سے کام لیتے اور بیچارے عوام کو ان کے لیڈر اشتعال دلا کر ترک وطن پر مجبور نہ کر دیتے! تو آج کیوں انہیں ایسے الفاظ سننے پڑتے۔ اور کیوں ان کی اس طرح سبکی ہوتی۔

ہندوؤں میں بیواؤں کی شادی کا رواج

ہندو مذہب میں بیواؤں کو دوسری شادی کرنے کی سخت ممانعت ہے اور کوئی ایسا ہندو جو اپنے مذہب کی پابندی کا دعوی کرتا ہو۔ اس امر کو جائز قرار دینے کا حق نہیں رکھتا لیکن یہ ممانعت جس قدر مضرات اور مشکلات کا باعث بن رہی ہے۔ اس سے مجبور ہو کر آخر کار ہندوؤں میں ایسی کمیٹیاں قایم ہو گئی۔ جو ہندو بیوہ عورتوں کی شادی کا انتظام کرتی ہیں۔ اسی قسم کی ایک انجمن کچھ عرصہ سے لاہور میں قایم ہے۔ جو اس وقت تک بہت سی مختلف خاندانوں کی بیوہ عورتوں کی شادی کرا چکی ہے۔

وہ زمانہ جس میں ہندو مرد کے مرنے کے ساتھ ہی نہایت بے رحمی سے عورت کو بھی زندہ جلنے پر مجبور کر دیا جاتا تھا۔ یا جو خود رشتہ داروں کے اس سلوک پر جو بیوہ سے کیا جاتا تھا موت کو ترجیح دیتی تھی ہندوؤں کو بیوہ کی شادی کرنے کی اس قدر ضرورت محسوس نہ ہوتی تھی۔ لیکن اب ان کیلئے سوا اسکے چارہ نہیں۔ ہم خوش ہیں کہ بیچاری ہندو عورتوں کی بھی سنی گئی۔

حضرت مولوی فتح الدین صاحب مرحوم دہرم کوٹی کے

مختصر حالات

ذیل میں حضرت مولوی فتح الدین صاحب مرحوم دھرم کوٹی کے مختصر حالات زندگی درج کئے جاتے ہیں :-

مولوی صاحب مرحوم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی اور پرانے اصحاب میں سے تھے۔ اور حضور کے عشق اور محبت کے رنگ میں ایسے رنگے ہوئے تھے۔ جس کا بیان کرنا مشکل ہے۔ آئے دن ایسے ایسے بزرگ ہم میں سے رخصت ہو رہے ہیں۔ جو ہماری لئے اور ہم سے بعد میں آنے والوں کے لئے اپنا اسوہ حسنہ چھوڑ رہے ہیں۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ان کے حالات اور واقعات زندگی محفوظ کر لئے جائیں۔ ہم ممنون ہیں شیخ عزیز الدین صاحب دھرم کوٹی کے جنہوں نے جناب مولوی صاحب مرحوم کے مختصر حالات قلم بند کر کے ارسال کئے ہیں۔ اور دیگر احباب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان میں سے بھی جس بھائی کو اپنے کسی دوست کے حالات اور واقعات سے آگاہی ہو۔ تو لکھکر ہمارے پاس بھیجدیا کریں۔ یہ ایک نہایت ضروری اور اہم کام ہے۔ جس کی پوری قدر اگرچہ اس وقت معلوم نہیں ہوتی۔ لیکن ایک زمانہ آنے والا ہے۔ جب کہ اس سے بڑے بڑے اہم نتائج نکلینگے :

(ایڈیٹر)

جناب مولوی فتح الدین صاحب مورخہ ۲۷۔ جولائی ۱۹۲۰ء بروز منگل بوقت ایک بجے دن کے رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دھرم کوٹ بگہ میں یہ شخص چراغ روشن تھا۔ جو غروب ہو گیا۔ یہ شخص چھوٹی عمر سے میرا دوست دلی تھا۔ اس لئے میں اس کے بچپن کے حالات سے بھی واقف ہوں۔ اس نے کسی مکتب میں تعلیم نہیں پائی۔ طالب العلم لڑکوں سے قاعدہ پڑھنا شروع کیا اور ان کی طرف دیکھ کر لکھنا سیکھتا تھا۔ چند روز میں قاعدہ پڑھ گیا۔ پھر اس نے کتاب فتوح الغیب تصنیف حضرت پیر دستگیر کے معانی ایک شخص قطب الدین صاحب سے پڑھنی شروع کر دی کر پڑھتے پڑھتے شوق ہوا۔ کہ کسی برگزیدہ بزرگ کے قدموں میں پہونچ کر نور ہدایت حاصل کرے۔ چنانچہ ہم دونوں خفیہ خفیہ فقیروں کی تلاش میں تھے۔ کہ اتنے میں قادیان سے ایک شخص ہماری مسجد میں آیا اور ذکر کرنے لگا۔ کہ قادیان میں ایک شخص نے دعویٰ کیا ہے کہ میں خواب کی تعبیریں حضرت یوسف کی طرح بتلاتا ہوں۔ اور حضرت موصوف ایک کتاب براہین احمدیہ کا پہلا حصہ طیار کر رہے ہیں۔ جب وہ کتاب چھپیگی۔ تو میں تم کو بھیجوں گا۔ اس زمانہ میں خاکسار کو بہت خوابیں آرہی تھیں۔ چنانچہ ایک خواب میں جناب حضرت رسول کریم صلے اللہ وسلم معہ ایک دوسرے شخص کے جو حضرت مرزا صاحب کی شکل کے تھے۔ انہوں نے میرے پاؤں پر سوٹی مار کر کہا۔ کہ جلدی جاگو حضرت رسول کریم تشریف لائے ہیں۔ میں جلدی جاگ کر حضرت رسول کریم کے قدموں پر گر پڑا صبح یہ خواب مرحوم کو سنائی۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ تمام خوابیں تحریر کرتے جاؤ۔ اور قادیان میں چلو وہاں ایک یوسف ثانی تعبیر خواب کرتے ہیں۔ تمام خوابیں پیش کرینگے ایک روز ہم دونوں معہ اور دو تین اشخاص حضرت مرزا صاحب کے پاس بیت الفکر میں جو آپ تنہائی میں دروازہ بند کر کے بیٹھے ہوئے تھے پہونچے۔ دروازہ کھول کر ہم کو بٹھلا لیا۔ اور ہم نے وہ خوابیں پیش کیں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ تمہاری روح اچھی ہے۔ جلدی جلدی میرے پاس آیا کرو۔ اور مرحوم کو حضرت اقدس نے ایک ذکر کرنا بتلایا۔ کہ فجر کی نماز کے بعد چلتے پانی کے کنارے پر پڑھا کرو۔ اور وہ یہ ہے۔ یا مقلب القلوب ثبت قلبی علےٰ دینک جب ایک ہفتہ گذرا تو شوق ہوا۔ کہ پھر قادیان میں چلیں۔ چنانچہ ہم نے پہونچکر قدم بوسی حاصل کی۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ قرآن شریف پڑھا کرو۔ اور مرحوم نے عرض کی۔ کہ حضور کبھی دھرم کوٹ بگہ میں تشریف لاویں۔ تو ہمارے بیکس دلوں کو سرور حاصل ہو۔ حضور اقدس نے فرمایا۔ کہ اگر خدا نے چاہا۔ تو ہم تمہارے پاس آویں گے۔ چنانچہ عرصہ کے بعد حضرت اقدس خود معہ منشی حامد علی محمد اسماعیل خاں کے پیدل چلتے ہوئے مرحوم کے پاس مسجد میں عصر کے وقت تشریف لے آئے۔ مرحوم نے اسی وقت بادام کی گریاں اور مصری پیش کی۔ جو آپ نے قبول فرمائی۔ اور چار نمازیں حضرت کے پیچھے پڑھی گئیں۔ دونوں وقت خاکسار نے کھانا کھلایا۔ اور پانچ روپیہ نقد دیئے۔ جو حضور نے قبول کئے۔ بہت خوش ہوئے۔ چند باتیں رات کو ایک سکھ سردار کے ساتھ قرآن شریف و باوا نانک صاحب کے متعلق حضرت اقدس نے کیں۔ بعدہٗ آپ نے فرمایا۔ کہ سردار۔ . . . . تو مسلمان ہو گیا ہے۔ اور سردار آجھا رہا۔ چنانچہ جس کے مسلمان ہونے کے متعلق فرمایا تھا۔ وہ تو مسلمان ہو گیا اور دوسرا نہایت معتقد حضرت صاحب کا ہے۔ اور چندہ دیتا ہے۔ حلال کماتا ہے۔ اور ہر وقت ہندوؤں کی مذمت اور اسلام کی تعریف کرتا ہے۔ مگر سر پر کیس موجود ہیں۔ یہ سب فیض مرحوم کی وجہ سے ان کو ہوا۔ صبح کھانا کھا کر حضرت اقدس امرت سر کو کتاب براہین احمدیہ کا دوسرا حصہ چھپوانے کے واسطے باسواری یکہ تشریف لے گئے اور مرحوم بھوکے پیاسے یکہ کے ساتھ دوڑتے ہوئے بٹالہ تک باتیں کرتے ہوئے پہونچ گئے۔ راستہ میں حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ تم نے ابھی کھانا نہیں کھایا۔ انہوں نے کہا ہاں حضور نہیں کھایا۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ روپیہ مولوی صاحب کو دیدو۔ مرحوم نے لہر حافظ حامد علی صاحب ملازم حضرت صاحب سے لئے۔ اور کھانا کھایا۔ مرحوم نے عرض کی۔ کہ میں حضور کی بیعت کرتا ہوں۔ جناب اقدس نے فرمایا۔ کہ ابھی مجھے حکم بیعت کرنے کا نہیں ہے۔ جب حکم ہو گا۔ بیعت کر لینا۔ جب الحکم حضور اقدس کے مرحوم نے تفسیر محمدی کے خود بخود زبانی معنی یاد کرنے شروع کر دیئے۔ اور مطالع کتب حدیث کا شروع کر دیا۔ اور ہر ایک ہفتہ میں حضور کی قدمبوسی کرتے رہے۔ اوسی عشق میں حضرت اقدس کی روشنی نور سے مرحوم کو علم لدنی حاصل ہو گیا۔ اسی اثناء میں جب حضرت اقدس نے دعویٰ مسیح موعود کا کیا۔ تو اسی وقت ہم دونوں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اسی عشق میں مرحوم کی زبان پر رات دن ذکر حضرت صاحب رہتا تھا۔ دعویٰ کے ثبوت میں قرآن شریف و کتب ہائے حدیث نبوی سے تمام لوگوں کو تلقین کرتے رہتے تھے۔ بہت سی کتابیں حضرت اقدس کے دعویٰ کی تائید میں بہ ثبوت آیت قرآن شریف و نیز کتب حدیث شریف سے نظم میں مرحوم نے تصنیف کی ہیں۔ جس سے مخلوق عامہ کو از حد فائدہ

پہونچا ہے۔ اور اشتہار دیا کہ جو کوئی اس کتاب کا جواب دیوے مثلاً مولوی ثناء اللہ صاحب یا شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی یا دیگر کوئی مولوی تو میں تین صد روپیہ ادا کروں گا۔ میرے روبرو کئی خط مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھیجے۔ مگر جواب ندارد۔ مرحوم نے اپنی کتابیں تصنیف شدہ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیں۔ حضور نے بہت خوشی سے سنکر اشاعت کا حکم دیا۔ ہمیشہ مرحوم جب قادیان میں جاتے تھے۔ عام حلقہ اجلاس میں حضرت اقدس خود آواز دیکر یا اشارہ سے اپنے پاس بلا لیتے تھے۔ اور دلی راز کی باتیں مرحوم کے ساتھ کرتے تھے۔ اور خوش ہوتے تھے۔ مرحوم کو حضرت اقدس کے نور سے اسقدر روشنی حاصل ہوئی۔ کہ ہر ایک مباحثہ میں بڑے بڑے مولوی مثلاً مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی و مولوی محمد اسحٰق صاحب مسانیاں والا ان کے جواب نہیں دے سکتے تھے مولوی محمد حسین صاحب کے گھر میں جاکر دعویٰ مسیح موعود پیش کرتے رہے۔ مگر کسی نے جواب نہیں دیا۔ بہت مولویوں سے مباحثہ ہوا۔ مگر کسی نے جواب نہیں دیا۔ مرحوم کا چال چلن دنیاوی معاملات میں ایسا صاف رہا کہ نیکوں کا نمونہ دکھا دیا۔ آج ہندو مہاجن مسلمان ان کے برتاؤ و صفائی کو یاد کرتے ہیں۔ دہرم کوٹ بگہ و گرد و نواح کے مواضعات میں مرحوم نے باغ ہدایت کا لگایا تھا۔ جو آج بغیر آبپاشی کے خشک ہو رہا ہے۔ ہر وقت طور پر جمعہ پر خدا اور خدا کے رسول اور مسیح موعود کے دعویٰ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔ بہت عورتیں ہدایت یافتہ آنسو بھر بھر روتی ہیں۔ کہ اب کون ہم کو بٹھا کر ہدایت گوش گذار کریگا۔ تعلیم درس قرآن شریف کا مدرسہ خالی پڑا ہے۔ لڑکیاں گریہ و زاری کر رہی ہیں۔ مرحوم کو خدا مغفرت کرے۔

ضرورت ہے

ڈی ایس رجوبلی کالج بھاگل پور کیلئے علم طبعیات کے ڈیمانسٹریٹر کی ضرورت ہے۔ وہ احمدی احباب جو ایم۔ ایس۔ سی ہوں یا صرف ایم۔ اے ہوں لیکن بی۔ اے میں علم طبعیات معہ آنرز پاس کیا ہو۔ درخواستیں بہت جلد پرنسل صاحب کے نام بھیجدیں اور ایک خط اپنے مفصل حالات کا مولوی عبد الماجد صاحب پروفیسر کالج مذکور کے نام اور انکی ایک نقل امور عامہ میں بھیجدیں۔

مولوی محمد احسن صاحب کی مراسلت

۲۶ اگست ۱۹۲۰ء کے الفضل میں ہم نے جناب مولوی محمد احسن صاحب کو اس گفتگو کی تصدیق یا تردید کے متعلق یاد دہانی کرائی تھی۔ جو انکی طرف منسوب کرکے مولوی ثناء اللہ نے حلفیہ شائع کی تھی۔ اس کے متعلق ہمارے پاس جناب مولوی محمد احسن صاحب کی طرف سے ایک مراسلت موصول ہوئی ہے۔ جو ذیل میں انکی خواہش کے مطابق درج کی جاتی ہے۔ اس میں جناب مولوی صاحب نے اپنی پہلی مراسلت کی تشریح میں ایک مثال بیان فرمائی ہے جس سے اتنا تو صاف ظاہر ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ نے ان کے متعلق جو الفاظ شائع کئے ہیں۔ وہ بلاشبہ انھوں نے کہے ہیں۔ البتہ جس طرح لا تقربوا الصلوٰۃ کے ساتھ وانتم سکاریٰ ہے۔ اسی طرح ان الفاظ کے ساتھ کچھ اور الفاظ بھی ہیں جنھیں وہ مولوی ثناء اللہ کے ہی منہ سے نکلوانا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر مولوی ثناء اللہ اس کے لئے تیار نہیں۔ تو خود جناب مولوی صاحب ہی کیوں تکلیف فرما کر وہ الفاظ شائع نہیں فرما دیتے۔ تاکہ اگر مولوی ثناء اللہ نے ان کے متعلق غلط بیانی کی ہے تو وہ ظاہر ہو جائے۔ پس ہم جہاں مولوی ثناء اللہ کو پھر اس مراسلت کے جواب کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ وہاں جناب مولوی محمد احسن صاحب کی خدمت میں بھی عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ مولوی ثناء اللہ سے اپنی صفائی کی امید نہ رکھتے ہوئے خود ہی گفتگو کا وہ حصہ شائع کردیں جو ان کے نزدیک مولوی ثناء اللہ نے شائع نہیں کیا۔ ورنہ جس طرح لا تقربوا الصلوٰۃ کہنے والا جب تک وانتم سکاریٰ نہ کہے۔ اسوقت تک یہی سمجھا جائیگا کہ وہ نماز پنجگانہ کی حرمت کا قائل ہے۔ اسی طرح جب تک اس گفتگو کا اگلا حصہ اگر کوئی ہے نہ بیان کیا جائے اسوقت تک وہی مفہوم لیا جائیگا۔ جو شائع شدہ الفاظ سے ظاہر ہے۔

جناب مولوی صاحب نے یہ خیال کرکے کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ کے حلف پر اعتبار کر لیا۔ خفگی کا اظہار فرمایا ہے۔ حالانکہ صاف ظاہر ہے۔ اگر ہم حلف پر اعتبار کر لیتے۔ تو پھر ہمیں جناب مولوی صاحب سے اس گفتگو کے صحیح یا غلط ہونے کے متعلق دریافت کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ لیکن ہم نے ایک دفعہ نہیں دو دفعہ ان سے دریافت کیا۔ اور آخر کوئی جواب نہ دینے کی صورت میں یہ خیال ظاہر کیا کہ "مولوی ثناء اللہ نے ان کے متعلق جو کچھ لکھا ہے ما سے وہ درست سمجھتے ہیں"۔ جناب مولوی صاحب ہی فرماویں کہ جب باوجود یاد دہانی کے ان کی طرف سے مولوی ثناء اللہ کے الفاظ کی تردید شائع نہ ہو۔ تو سوائے اس کے اور کیا سمجھا جائے۔

باقی رہی یہ بات کہ مولوی ثناء اللہ کو اپنے بیان کی تائید میں حلف اٹھانے کا کہاں تک حق حاصل ہے ہم چونکہ اس کی اس حلف کو کچھ بھی وقعت نہیں دیتے اس لئے ہمیں اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ان کا فرض ہے کہ اپنے حلف کو جائز اور درست ثابت کریں۔ اور ان اعتراضات کا جواب دیں۔ جو جناب مولوی محمد احسن صاحب نے ان کے حلف اٹھانے پر کئے ہیں۔ (ایڈیٹر)

جناب مولوی محمد احسن صاحب کی مذکورہ بالا مراسلت حسب ذیل ہے

جناب ایڈیٹر صاحب الفضل قادیان

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ الفضل نمبر ۱۴ جلد ۸ مورخہ ۲۶ اگست میں جو خاکسار کی نسبت آپ نے یہ لکھا ہے۔ کہ "اگرچہ مولوی ثناء اللہ نے اسکو قابل وثوق بنانے کے لئے یہ حلفیہ لکھا تھا۔ لیکن ہم نے مولوی محمد احسن صاحب سے اس کی تصدیق کرا لینا ضروری سمجھا۔ مگر افسوس مولویصاحب نے چند ایک سوال جن کا بظاہر اس سے کوئی تعلق نہیں شائع کرانے کے سوا کوئی جواب نہیں دیا۔ چونکہ یہ ایک ضروری معاملہ ہے۔ اسلئے ہم پھر انہیں یاد دہانی کراتے ہیں اور اگر اب بھی انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا تو ہم سمجھ لینگے کہ مولوی ثناء اللہ نے ان کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ اسے وہ درست سمجھتے ہیں" افسوس ؎

گر ہمیں مکتب است و ایں ملّا ٭ کار طفلاں تمام خواہد شد

میرے امور چہارگانہ مستفسرہ مندرجہ الفضل پرچہ سابق ایسے ہیں۔ جیسے کوئی شخص کہے۔ کہ مولوی محمد احسن صاحب نماز پنجگانہ کی حرمت کے قائل ہیں۔ بہ دلیل لا تقربوا الصلوٰۃ[1]

[1] نقل مطابق اصل (الفضل)

اور میں اس کا جواب یہ دوں کہ سیاق آیت کو پڑھو۔ تب میں اس کا جواب دوں گا۔ اور پھر وہ شخص جواب بھی نہ دے اور سیاق آیت کو بھی نہ پڑھے۔ اور آپ مجھ پر الزام لگاویں کہ ضرور مولوی صاحب حرمت نماز پنجگانہ کے قائل ہیں۔ ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

آپکو اپنے اخبار میں مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں تقاضا کرنا چاہیئے تھا کہ امور مستفسرہ کا آپ جواب کیوں نہیں دیتے ورنہ آپ کا بیان حلفیہ قابل وثوق نہ ہو گا۔ ع

خود فراموشی کند تہمت دہد استاد را

میرے امور مستفسرہ کا تعلق مولوی ثناء اللہ صاحب کے جواب سے ایسا ہے جیسا کہ لاتقربوا الصلوٰۃ کا تعلق وانتم سکاریٰ سے ہے۔ اور پھر آپ لکھتے ہیں "کہ جن کا بظاہر اس سے کوئی تعلق نہیں"۔

اے ایڈیٹر صاحب تعجب ہے۔ ابھی تک آپنے اتنا بھی نہ خیال فرمایا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب چونکہ مدعی ہیں اور احادیث میں موجود ہے کہ البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر مولوی ثناء اللہ صاحب بحیثیت مدعی ہونے کے ہرگز یہ استحقاق نہیں رکھتے کہ وہ اہل حدیث ہو کر اس ادعٰی پر حلف کرتے۔ اور دوسری حدیث متفق علیہ میں آیا ہے۔ ثم یجیئ قوم تسبق شہادۃ احدھم یمینہ ویمینہ شہادتہ متفق علیہ

اے جناب ان کی تو کوئی شہادت بھی میرے حق میں درست نہ تھی۔ پھر آپ کیونکر میری نسبت ان کی یہ شہادت قبول فرما سکتے ہیں۔ ایک حدیث لا تجوز شہادۃ میں آیا ہے ولا ذی غمر علی اخیہ۔ شارحین حدیث نے ذی غمر کو عام لکھا ہے۔ خواہ مخالفت دینی ہو یا دنیوی۔ پس حلف ان کا یا انکی شہادت۔ میری نسبت آپ کیونکر قبول فرما سکتے ہیں۔ وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اقتطع حق مسلم بیمینہ فقد اوجب اللہ لہ النار وحرم علیہ الجنۃ رواہ مسلم پس خاکسار کا حق جو حضرت اقدس کی بیعت کا ہے۔ آپ کیونکر اسکو قطع کر سکتے ہیں۔ پھر اور حدیث میں آیا ہے من ادعی مالیس لہ فلیس منا ولیتبوأ مقعدہ من النار رواہ مسلم۔ غرض کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی شہادت بھی احادیث کی رو سے قابل رد ہے۔ اور آپکا اس شہادت کو قبول فرمالینا بناء فاسد علی الفاسد ہے۔

مولانا سرور شاہ صاحب سے اس مسئلہ کی احادیث کی رو سے آپ تحقیق فرمالیں۔ اور خود مولوی ثناء اللہ صاحب سے میرے امور مستفسرہ کا جواب بتاکید لیویں۔ اور ایسے میدان مباحثہ علمیہ میں علماء حدیث قادیان سے تنقیہ وتحقیق فرمالیا کریں اور ایسی جلدی سے کام نہ لیا کریں۔ کہ تعجیل کار شیاطین بود۔ میرے امور مستفسرہ کا جواب مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے جو ہو گا وہی میرا جواب انشاء اللہ تعالیٰ بتغیر یسیر ہو جاویگا آپ مولوی صاحب سے تقاضا کریں نہ کہ مجھ سے اور مولوی صاحب کا جواب ایسا نہ دیا اہل بصیرت تو اسی سے سمجھ لینگے۔ کہ دال میں کالا ہے بلکہ دال میں مکھیاں پڑی ہوئی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ انھوں نے جواب اب تک نہیں دیا۔ کیونکہ اس جواب میں تو لاتقربوا الصلوٰۃ کا جواب وانتم سکاریٰ خود جواب موجود ہے۔ افسوس کہ آپنے مجھ کو خلاف احادیث صحیحہ کے مخاطب کیا۔ اور مجھ کو جواب دینا پڑا۔ آیندہ احتیاط۔ اسکو اخبار میں جلدی چھاپ دیں۔

دستخط مولوی صاحب	کاتب
سید محمد احسن عفی اللہ عنہ بقلم خود	سید محمود یوسف

غیر احمدی علماء میانی کا فرار

۱۹ اگست کو حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی وچودہری حاکم علی صاحب بھیرہ سے شام کی ۵ بجے گاڑی بمقام گھوگھیاٹ تشریف لائے۔ احباب انجمن گھوگھیاٹ انکی ملاقات کیواسطے حاضر ہوئے مولوی صاحب موصوف نے احباب کے مجمع میں مولوی قطب دین صاحب کی درخواست پر درود شریف کے فضائل وعرض وغایت وطریقہ درود خوانی پر نہایت موثر پیرایہ میں تقریر فرمائی۔ ۲۰ اگست کی صبح قصبہ میانی میں اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ اور منادی بھی کرائی گئی۔ اور قریب جوار کے دیہات میں بھی اطلاع پہونچائی گئی۔ اور علماء میانی سے بھی گفتگو ہوئی کہ مسائل متنازعہ احمدیاں وغیر احمدیاں پر انکو جلسہ میں سوال وجواب کا حق ہو گا۔ طیار ہو کر آنا۔ ۵ بجے شام بمقام منڈی گنج میانی جلسہ منعقد ہوا ہر فرقہ ومذاہب کے لوگ آریہ سناتن دہرم احمدی غیر احمدی کافی تعداد میں جمع ہوگئے حضرت مولوی صاحب نے تقریر ہستی باری تعالیٰ پر شروع فرمائی اور نہایت ہی لطیف اور عجیب وغریب دلائل سے اس اہم مسئلہ کو ثابت کیا۔ اتفاق سے یہی مسئلہ ابین آریہ صاحبان وسناتن دہرم صاحبان یہاں زیر بحث چلا آتا تھا۔ حضرت مولوی صاحب نے اسپر کن دلائل دے سامعین پر اس کا خاص اثر تھا۔ اور بالخصوص غیر مذاہب احباب تو حیران نظر آتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب نے ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک وجود پیش کیا۔ اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے ثبوت میں وہ پیشگوئیاں جو حضور نے آج سے چودہ سو سال پیشتر آخری زمانہ کے متعلق فرمائی تھیں مختصراً بیان کیں کہ کس حسن وخوبی سے پوری ہوئیں اور آئے دن حرف بحرف پوری ہو رہی ہیں۔ جن سے ہر وقت خدا کے موجود ہونیکا ثبوت مل رہا ہے اور یہ خوبی صرف اسلام کے ساتھ خاص ہے۔ چونکہ باقی جملہ مذاہب ان نشانات سے خاموش ہیں۔ اسواسطے زندہ مذہب اسلام ہی کہلانیکا مستحق ہے۔ نیز بیان فرمایا کہ اسلام ہی ایک مذہب ہے۔ جو صلح اور آشتی کی تعلیم دیتا ہے اور صحیح نمونہ اسلام احمدی جماعت کے مقدس امام کی تعلیم میں پایا جاتا ہے۔ آج سے بارہ سال پیشتر جب حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی مسعود علیہ السلام نے صلح کا پیغام جمیع مذاہب ہندوستان کو دیا تھا تو اسوقت فرمایا تھا کہ ہم جملہ مذاہب کے مسلمہ پیشوایان کو بروے تعلیم قرآن شریف عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور دل سے قدر کرتے ہیں ہمارا اہل ہنود کے ساتھ اور کوئی تنازعہ نہیں ہم انکے جملہ پیشوایان کی عزت کرتے ہیں۔ اور ان سے صرف یہ چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے پیشوایان دین کا نام عزت کے ساتھ لیں اور بالخصوص ہمارے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کریں اور تقریر اور تحریر میں کوئی اس مبارک وجود کی شان میں گستاخی نکریں اور انکو نبی صادق مان لیں ہم اس تبادلہ میں جماعت کو حکم دیدینگے کہ وہ انکے جذبات کا خیال کر کر گاؤکشی ترک کر دیں۔ اسوقت علماء اسلام کی طرف سے اعتراض ہوئے تھے۔ اب ایک معمولی غیر متفقہ مسئلہ خلافت کے مقابلہ میں گاؤکشی چھوڑ دی جاتی ہے اور پھر اسی ضمن میں ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کی صداقت میں حضرت مسیح موعود کا مبارک وجود پیش کیا۔ غیر احمدی مسلمانان براور پھر خاصکر ان اشخاص پر جو عالم ہونیکا دعوےٰ کرتے تھے اور طیار ہو کر آئے تھے اور نہایت ہی فخر سے انکو جلسہ میں اس اقرار کے ساتھ لایا گیا تھا کہ کسی متنازعہ مسئلہ پر آپکو سوال وجواب کا حق ہو گا۔ جونہی کہ حضرت مسیح موعود کا نام نامی جلسہ میں پیش ہوا۔ غیر احمدیاں پر اسقدر خوف طاری ہوا کہ بمصداق کانھم حمر مستنفرۃ فرت من قسورۃ تمام کے تمام جلسہ چھوڑ کر چلے گئے۔ حالانکہ ہندو صاحبان نہایت محبت وشوق واطمینان کے ساتھ بیٹھے تقریر کو سنتے رہے۔ حضرت مولوی صاحب نے کچھ تھوڑے نشانات اور بیان فرمائے اور تقریر کو نہایت افسوس کے ساتھ ختم کیا دوسرے دن قصبہ میں منادی کرائی گئی کہ کسی مولوی نے اختلافی مسائل میں بحث کرنی ہو۔ تو کرلیں تاکہ عوام کو اس سے فائدہ ہو جاوے۔ مگر غیر احمدی علماء تو

فہرست نو مبایعین

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۲۰ء سے شروع ہوتا ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان میں آکر بیعت کرتے ہیں۔ ان کے نام محفوظ رکھنے کی اسوقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی۔ پھر بعض دفعہ بیعت کرنے والوں کے نام مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہ جاتے ہیں۔ دفتر الفضل کو جسقدر نام مہیا ہو سکتے ہیں۔ ان کو شایع کر دیا جاتا ہے۔ اور انہی کا یہ نمبر شمار ہے ٭ (ایڈیٹر)

بقیہ بابت ماہ جون ۱۹۲۰ء

۸۰۱ چراغ دین صاحب ضلع گوجرانوالہ
۸۰۲ شیخ خوشی محمد 〃 جہلم
۸۰۳ محمد فضل حق 〃 کلکتہ
۸۰۴ منشی کریم بخش خاں صاحب ضلع مظفر گڑھ
۸۰۵ منشی سلطان محمود 〃 〃 〃
۸۰۶ صالحہ بیگم بھاگلپور
۸۰۷ محمد عثمان صاحب مدراس
۸۰۸ محمد غوث 〃 〃
۸۰۹ ماسٹر عبد القادر خاں صاحب ضلع ڈیرہ غازیخاں
۸۱۰ سید عبد اللطیف صاحب ضلع سیالکوٹ
۸۱۱ عزیز الدین صاحب 〃 لکھنؤ
۸۱۲ مولوی غلام غوث صاحب ضلع ڈیرہ غازیخاں
۸۱۳ محمد علی صاحب مدراس
۸۱۴ عمر الدین 〃 ضلع گوجرانوالہ
۸۱۵ اہلیہ صاحبہ بابو کرم الدین صاحب ضلع ہزارہ
۸۱۶ فرمان بی بی 〃 راولپنڈی
۸۱۷ ستا خاں صاحب 〃 اکولہ
۸۱۸ والدہ حق نواز صاحب لاہور
۸۱۹ مولوی غلام رسول صاحب ضلع شاہ پور
۸۲۰ جنت کلاں ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب ضلع گورداسپور
۸۲۱ احمد حسین صاحب 〃 〃
۸۲۲ جنت خورد 〃 〃
۸۲۳ والدہ ڈاکٹر صاحب 〃 〃
۸۲۴ خالہ صاحب 〃 〃 〃
۸۲۵ بھابی جی 〃 〃 〃 〃
۸۲۶ چوہدری کہیڑا 〃 منٹگمری
۸۲۷ مہر دین 〃 〃 〃
۸۲۸ بوٹا 〃 〃 〃
۸۲۹ محمد دین 〃 〃 〃
۸۳۰ غلام رسول 〃 〃 〃
۸۳۱ اہلیہ کہیڑا 〃 〃 〃
۸۳۲ اہلیہ مہر دین 〃 〃 〃
۸۳۳ شیرا 〃 〃 〃
۸۳۴ اللہ رکھا 〃 〃 〃
۸۳۵ نبی بخش 〃 〃 〃
۸۳۶ محمد حسین 〃 〃
۸۳۷ غلام قادر صاحب ضلع منٹگمری
۸۳۸ عالم بی بی 〃 〃 〃
۸۳۹ فتح بی بی 〃 〃
۸۴۰ اقبال بیگم 〃 〃
۸۴۱ غلام محمد صاحب 〃 〃
۸۴۲ دولت بی بی 〃 〃
۸۴۳ اسمٰعیل صاحب 〃 〃
۸۴۴ فاطمہ بی بی 〃 〃
۸۴۵ سید بی بی 〃 〃
۸۴۶ خورشید بی بی 〃 〃
۸۴۷ حویلی 〃 〃
۸۴۸ بیگم بی بی 〃 〃
۸۴۹ برکت بی بی ضلع منٹگمری
۸۵۰ نور محمد صاحب 〃 〃
۸۵۱ عنایت اللہ 〃 〃 〃
۸۵۲ والد نور محمد 〃 〃 〃
۸۵۳ رسول بی بی 〃 〃
۸۵۴ خورشید بی بی 〃 〃
۸۵۵ حیات محمد صاحب 〃 〃
۸۵۶ راج بی بی 〃 〃
۸۵۷ اہلیہ حیات محمد 〃 〃
۸۵۸ فیض احمد صاحب 〃 〃
۸۵۹ سید احمد 〃 〃 〃
۸۶۰ رابعہ بی بی 〃 〃

ماہ جولائی ۱۹۲۰ء

۸۶۱ علی احمد صاحب ضلع لائلپور
۸۶۲ منشی غلام رسول صاحب 〃 ملتان
۸۶۳ امام دین 〃 〃 گوجرانوالہ
۸۶۴ پیر محمد 〃 〃 〃
۸۶۵ مولوی غلام محمد 〃 〃 جہلم
۸۶۶ ولی محمد 〃 〃 گجرات
۸۶۷ چوہدری غلام نبی 〃 لائلپور
۸۶۸ اہلیہ صاحبہ سراج الدین صاحب پٹیالہ
۸۶۹ محمد صادق صاحب 〃
۸۷۰ محمد اقبال 〃 〃
۸۷۱ اہلیہ صاحبہ غلام محمد 〃
۸۷۲ محمد اسمٰعیل صاحب 〃
۸۷۳ محمد عنایت اللہ 〃
۸۷۴ محمد بشیر صاحب 〃
۸۷۵ عائشہ بی بی 〃
۸۷۶ اہلیہ صاحبہ ماسٹر بہرام خاں ضلع سیالکوٹ
۸۷۷ مسی عبد اللہ صاحب مالابار
۸۷۸ حسین ضلع گوجرانوالہ
۸۷۹ اہلیہ صاحبہ مولوی شاہنواز صاحب ضلع انبالہ
۸۸۰ خوشدامن صاحبہ مولوی شاہنواز صاحب ضلع انبالہ
۸۸۱ چوہدری غلام محمد صاحب ضلع گوجرانوالہ
۸۸۲ نور احمد صاحب پونچھ
۸۸۳ سلطان محمود 〃 ضلع سرگودھا
۸۸۴ صوفی غلام حسین 〃 کرنال
۸۸۵ غلام قادر 〃 سرگودھا
۸۸۶ اہلیہ صاحبہ محمد ہاشم صاحب ضلع سہارنپور
۸۸۷ خوشدامن صاحبہ مولوی محمد فیض الدین صاحب سیالکوٹ
۸۸۸ قاضی شہاب الدین صاحب ضلع امرتسر
۸۸۹ فتح بی بی ضلع سیالکوٹ
۸۹۰ عالم بی بی 〃 〃
۸۹۱ اہلیہ صاحبہ چوہدری بڈھے خاں صاحب ضلع لائلپور
۸۹۲ حافظ کرم الٰہی صاحب ضلع گجرات
۸۹۳ فضل الدین 〃 〃 سیالکوٹ
۸۹۴ امام بخش صاحب ضلع گجرات
۸۹۵ فضل حسین 〃 〃 〃
۸۹۶ محمد عبد اللہ خاں صاحب 〃 جہلم
۸۹۷ عبد الحمید 〃 سیلون
۸۹۸ سردار نظام الدین 〃 لکھنؤ
۸۹۹ جہانگیر خاں 〃 حیدرآباد دکن
۹۰۰ گل محمد خاں 〃 خیرپور میرس
۹۰۱ فیروز الدین 〃 ضلع گجرات
۹۰۲ محمد بخش 〃 〃 〃
۹۰۳ عبد اللہ 〃 〃 〃
۹۰۴ محمد عثمان خاں 〃 پیلی بھیت
۹۰۵ احمد حسین 〃 بنگال
۹۰۶ سید عاشق علی 〃 ضلع رہتک
۹۰۷ بابو سید محمد شاہ بخاری ضلع کالا باغ
۹۰۸ مستری نظام الدین صاحب ضلع گجرات
۹۰۹ سید اصغر علیشاہ ضلع لائلپور
۹۱۰ بختا صاحب 〃 〃
۹۱۱ بلند خاں 〃 〃 امرتسر
۹۱۲ محمد خاں 〃 〃 〃
۹۱۳ رحمت اللہ 〃 〃 گجرات
۹۱۴ نور محمد 〃 〃 فیروزپور
۹۱۵ پی جی 〃 سیلون
۹۱۶ محی الدین 〃 〃
۹۱۷ منشی عبد الدین 〃 ضلع ہوشیارپور
۹۱۸ اہلیہ صاحبہ منشی محمد سمیع صاحب ضلع گجرات
۹۱۹ لعل خاں صاحب 〃 گوجرانوالہ
۹۲۰ امام بخش 〃 〃 گجرات
۹۲۱ کریم بخش 〃 سٹیٹ بھرتپور
۹۲۲ شیخ کریم بخش 〃 ضلع گجرات
۹۲۳ محمد اسمٰعیل 〃 〃 〃

ماہ اگست ۱۹۲۰ء

۹۲۴ حکیم محمد اسمٰعیل صاحب ضلع سیالکوٹ
۹۲۵ صابر علی صاحب 〃 〃
۹۲۶ شیخ نعمت اللہ 〃 پانی پت
۹۲۷ شیر محمد 〃 〃 شیخوپورہ
۹۲۸ والدہ شیر محمد 〃 〃 〃
۹۲۹ خوشدامن جان خاں صاحب ضلع گوجرانوالہ
۹۳۰ غلام فاطمہ اہلیہ نور الدین صاحب ضلع گورداسپور
۹۳۱ محمد اطہر صاحب 〃 کٹک
۹۳۲ مستری عبد الغنی 〃 جہلم
۹۳۳ فاطمہ بیگم 〃 سیالکوٹ
۹۳۴ عبد الصمد صاحب 〃 لائلپور
۹۳۵ مسماۃ کرم بی بی 〃 گورداسپور
۹۳۶ 〃 برکتے 〃 〃
۹۳۷ فالن محمد صاحب صوبہ سرحد
۹۳۸ بابو صاحب ضلع جالندھر
۹۳۹ سردار خاں 〃 گجرات
۹۴۰ حکیم نیاز احمد 〃 مظفر نگر
۹۴۱ اللہ دو صاحب 〃 گورداسپور
۹۴۲ اہلیہ اللہ دو 〃 〃
۹۴۳ فرزند 〃 〃 〃
۹۴۴ احمد صاحب مالابار
۹۴۵ غلام احمد 〃 ضلع لاہور
۹۴۶ مسماۃ [illegible] 〃 〃
۹۴۷ محمد صاحب 〃 〃
۹۴۸ جنت بی بی 〃 〃
۹۴۹ مسماۃ پال بمابی بی کالی کٹ
۹۵۰ شیر محمد صاحب ضلع گورداسپور
۹۵۱ ماسٹر عبد النصیر خاں صاحب ضلع بلاسپور
۹۵۲ مولوی فتح محمد صاحب ضلع [illegible]

کانگریس کے سپیشل اجلاس کی صدارتی تقریر

لالہ لاجپت رائے نے سپیشل کانگرس کے اجلاس میں جو پریذیڈنشل تقریر کی ۔ اس میں بتایا ۔ کہ کانگرس کے سامنے تین اہم سوالوں پر غور کرنے کا کام ہے ۔ ایک پنجاب کے مظالم اور ان کے متعلق ہنٹر کمیٹی کی رپورٹ ۔ دوم مسئلہ خلافت اور مسئلہ عدم تعاون ۔ سوم ریفارم سکیم کے قواعد وضوابط لالہ جی کی تقریر کا زیادہ حصہ سرمائیکل اوڈوائر کے عہد حکومت پر نکتہ چینیوں کا تھا جس میں اونہوں نے سارا الزام سرمیکائل پر لگایا ۔ اسی سلسلہ میں انہوں نے مارشل لا کے واقعات کو پیش کیا ۔ اور اس بات پر خاص زور دیا ۔ کہ ان ایام میں پنجاب میں کوئی سازش نہ تھی ؛

مسئلہ خلافت کا ذکر کرتے ہوئے کہا ۔ کہ عراق عرب اور عرب پر اہل برطانیہ کا اور شام پر اہل فرانس کا قابض ہو جانا تمام وسطی ایشا کی آزادی کیلئے باعث خطر ہوگا ۔ اسلئے برطانیہ کو چاہیئے ۔ کہ سلطنت عثمانیہ کے مختلف حصوں کو آزاد کردے ۔ اور ان میں ایک بین الاقوامی اتحاد رکھ کر ان کو مشترکہ سلطنت بنادے ؛

ہندوستان میں ہوم رول کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہم کسی شکل یا طریقہ سے اس ملک میں مسلم حکومت کے خواہاں نہیں ۔ اور نہ ہم یہ چاہتے ہیں ۔ کہ اہل برطانیہ غیر ہندوستانی مسلمانوں کو ہمیں مطیع کرنے کے لئے استعمال کریں ۔ اس کے ساتھ یہ بھی کہا ۔ کہ مجھے یقین نہیں ۔ کہ کوئی ایسے ہندوستانی مسلمان ہیں ۔ جو ہندوستان میں مسلم حکومت چاہتے ہیں لیکن اگر کوئی ہیں ۔ تو ہم کو ان سے ڈرنا نہیں چاہیئے ۔ بلکہ ایسے موقعہ پر ہم سرکار انگریزی کے ساتھ ملکر اپنا بچاؤ کرینگے ؛

عدم تعاون کے متعلق صدارتی تقریر میں اپنی رائے ظاہر کرنے سے اس لئے احتراز کیا گیا ۔ کہ میری اس سوال پر خاص رائے ہے ۔ اور چونکہ ملک میں اس کے متعلق اختلاف ہے ۔ اس لئے بہ حیثیت صدر میرے لئے اپنی رائے کا اظہار کرنا جانبداری سمجھا جائے گا ؛

ریفارم سکیم کے متعلق لالہ صاحب نے نہایت مایوسی خیز خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ۔ ۱۹۱۸ء میں یہ قدر کرباعث خوشی تھی ۔ ۱۹۱۹ء میں کچھ مایوسی خیز ہوگئی ۔ اور اب ۱۹۲۰ء میں یہ دل شکن ہوگئی ہے ۔ لارڈ سنہا مسٹر شربا اور ڈاکٹر سپرو کی تقرری کے متعلق کہا ۔ کہ جہانتک انکی ذات کا تعلق ہے ہم انہیں اس عزت افزائی پر مبارکباد دے سکتے ہیں ۔ کیونکہ ہمیں خوشی ہے ۔ کہ جو اعزاز پہلے صرف انگریزوں کے لئے مخصوص تھے ۔ ان میں ہندوستانیوں کو بھی حصہ ملا ہے ۔ مگر ہم ان سے خوش نہیں ہوسکتے ۔ جس کی ہمیں ضرورت ہے ۔ وہ ان اسامیوں کی نہیں ۔ بلکہ اس طاقت کی ہے ۔ جس کو لے کر ہم یہ اسامیاں دوسروں کو دے سکیں ۔ لارڈ سنہا اور ڈاکٹر سپرو وزراء انگلستان کے نوکر ہونگے ۔ نہ کہ ہندوستان کے عوام کے اور وہ ہمارے مالک بن کر آئے ہیں نہ کہ نوکر ؛

امپیریل کونسل کا اجلاس

حادثہ کھیری

اس اسشن کا تیسرا اجلاس امپیریل کونسل کا زیر صدارت ہز اکسیلنسی وائسرائے شملہ کونسل ہال میں ۳۰ - اگست کو منعقد ہوا حضور وائسرائے نے مسٹر ولوبی ڈپٹی کمشنر کھیری کے حادثہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ۔ کہ امید ہے کونسل کی خواہش ہوگی ۔ کہ میں مسٹر ولوبی کے قتل پر اظہار ملال وناراضی کروں ۔ اور متوفی کے پسماندگان سے اس عظیم نقصان میں ہمدردی کروں ؛

مسٹر سریندرو ناتھ بینرجی نے کونسل کی طرف سے حضور وائسرائے کی تائید کی ۔ اور اپنی اخلاقی امداد اور ہمدردی کا اظہار کیا ؛

ولایتی اخبارات کی اشتعال انگیزی

سر ولیم ونسنٹ نے سر ملک عمر حیات خاں کے سوال کے جواب میں بیان کیا کہ گورنمنٹ ہند کو اس کا علم ہے ۔ کہ انگلستان کے بعض رسائل واخبارات میں ہندوستان کے متعلق غیر صحیح اور غلط فہمی پھیلانیوالے بیانات شائع ہوتے ہیں ۔ لیکن گورنمنٹ ہند ان اخبارات اور افواہوں کی اشاعت کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کرسکتی ۔ بجز اس کے کہ ان خبروں کی تردید کرے اور برٹش پبلک کو صحیح حالات سے اطلاع دے کر ان کے اثر کو باطل کیا جائے اور جب ضرورت ہو تو ان کا داخلہ ہندوستان میں ممنوع کیا جائے ؛

فوجی کمیٹی کی رپورٹ

مسٹر شاستری نے سوال کیا ۔ کہ کیا افواج ہند کی کمیٹی کی رپورٹ کا قبل اس کے کہ اس پر آخری حکم جاری کیا جائے شائع کرنا گورنمنٹ ہند مناسب سمجھیگی ۔ کمانڈر انچیف نے جواب دیا ۔ کہ گورنمنٹ ہند اس بارے میں وزیر ہند سے خط وکتابت کررہی ہے ۔ اور امید کرتی ہے ۔ کہ اس کے متعلق ایک بیان جلد شائع کیا جائیگا ؛

سیٹھ چیرنجی لال پر فوجی افسر کا حملہ

سیٹھ چیرنجی لال ڈبگلا ساکن ہاتھرس کے متعلق کہا جاتا ہے ۔ ایک فوجی افسر نے بُرا سلوک کیا تھا ۔ اس بارے میں مسٹر چاندا کے جواب میں کمانڈر انچیف نے کہا ۔ کہ جس افسر کے متعلق یہ شکایت ہے ۔ وہ ہند میں بہت تھوڑی مدت کیلئے آیا تھا ۔ اور اب شمالی ایران میں متعین ہے ۔ اس سے اس معاملہ کی کیفیت طلب کی گئی ہے ؛

سر مائیکل اوڈوائر کا بیان

مسٹر چاندا نے سر مائیکل اوڈوائر کے بیان (مندرجہ مارننگ پوسٹ) جس میں لکھا تھا اکثر افسر ملکی سروس سے بوجہ اکسٹریمسٹ لوگوں کے مستعفی ہونیوالے ہیں کے متعلق سوال کیا ۔ کہ کیا یہ صحیح ہے ۔ سر ولیم ونسنٹ نے جواب دیا کہ یہ سر مائیکل نے اپنی رائے ظاہر کی ہے ۔ اس کی ذمہ دار گورنمنٹ نہیں ۔ ابھی تک کسی افسر نے مستعفی ہونے کی اجازت طلب نہیں کی ؛

ہندوستان کی خبریں

خطاب یافتوں پر دباؤ

مدراس گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے ۔ کہ اس کے پاس خطاب ترک کرنے والوں کی طرف سے اس قسم کے خطوط موصول ہورہے ہیں ۔ کہ عوام نے ان پر دباؤ ڈال کر خطاب ترک کرا دیئے ہیں ؛

مسٹر فضل حق کی توہین

آنریبل فضل الحق کی طرف سے بنگالی زبان کے روزانہ اخبار

"نایک" کلکتہ کے ایڈیٹر کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ دائر ہوا ہے۔ جس نے مستغیث کی شادی کے متعلق توہین آمیز کلمات لکھے اور ان میاں بیوی کے متعلق ایک کارٹون بھی شائع کیا تھا۔ عدالت نے مضمون قابل اعتراض اور تصویر کے بلاک برآمد کرنے کی غرض سے خانہ تلاشی کا وارنٹ جاری کر دیا۔

شرح طلبانہ میں اضافہ ۱۸ اگست گذشتہ سے لاہور کی عدالتوں سمال کاز کورٹ لاہور عدالت منصفی ہائیکمن اور حجز ٹو کی فیس دوگنی کر دی گئی ہے۔

عجیب ولادت ۸ ستمبر کے ہمدم کی روایت ہے۔ کہ محلہ نشاط گنج لکھنؤ میں کل ایک پاسی کے ہاں ولادت ہوئی۔ جس کے دو علیحدہ علیحدہ سر چار ہاتھ پیر تھے۔ پیٹ و سینہ ایک ہی ملے ہوئے۔ اور مرد و عورت دونوں کے اعضاء نمایاں تھے۔ چند گھنٹے زندہ رہ کر مر گیا۔

نیشنل کانگریس کا اجلاس ۴ ستمبر نیشنل کانگریس کا اجلاس ایک بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ پنڈال میں ۱۵ ہزار نشستوں کا انتظام تھا جو بھرا ہوا تھا۔ جلسہ کا آغاز گیتوں سے ہوا۔ جن میں ایک بنگالی زبان میں لڑکیوں نے گایا اور ایک ہندی زبان میں لڑکوں نے سنایا۔ مجلس استقبالیہ کے صدر مسٹر چکرا ورتی کی تقریر کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران میں کہا۔ "ہم عدم تعاون کے اصول پر متفق الرائے ہیں" لیکن عدم تعاون کے عملی پہلو کے متعلق کچھ نہ کہا۔ مسٹر اختولوس چودھری نے تحریک صدارت کی اور مجلس استقبالیہ کے پریذیڈنٹ نے مسز بیسنٹ سے اس کی تائید کے لئے کہا۔ لیکن اس پر شرم خرم کے اس قدر شورش انگیز نعرے بلند ہوئے۔ کہ مسٹر چکرا ورتی سکون پیدا کرنے میں بالکل ناکام رہے۔ اور ان کے بعد مسٹر پال۔ پنڈت مالویہ بھی خاموش نہ کرا سکے۔ آخر مسٹر گاندھی کی استدعا پر خاموشی ہوئی اور مسز بیسنٹ نے بہت مختصر الفاظ میں تائید کی اور کئی ایک اور تائیدی تقریروں پر یہ تحریک پاس ہو گئی۔

خلافت کانفرنس کلکتہ ۵ ستمبر خلافت کانفرنس کا اجلاس ہوا جس میں کچھ ہندو بھی شامل تھے۔ مولوی عبد الماجد بدایونی صدر جلسہ قرار پائے۔ جنہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ سلطان ترکی خلیفہ ہیں۔ جو شخص خلافت کیلئے ایثار قربانی پر آمادہ نہیں ہے۔ وہ مسلمان نہیں۔ اس کے بعد سبجیکٹس کمیٹی منتخب کی گئی۔ اور کانفرنس کا اجلاس ختم ہوا۔

ممالک غیر کی خبریں

صدر اعظم ٹرکی کو قتل کرنے کا منصوبہ لنڈن ۴ ستمبر ٹائمز کو قسطنطنیہ سے معلوم ہوا ہے۔ ایک قومی سرفروش جو اناطولیہ سے صدر اعظم ٹرکی کو قتل کرنے آیا تھا گرفتار کر لیا گیا ہے گرفتاری کے وقت کچھ ہاتھا پائی بھی ہوئی۔ جس میں ایک ترکی پولیس مین جان سے مارا گیا۔ اس شخص کے پاس سے بم بھی برآمد ہوئے۔

میک سوئنی کی حالت لنڈن ۲ ستمبر آج سہ پہر کو صیغہ داخلہ کے طبیب نے (لارڈ میئر) میک سوئنی کا خاص طور پر معائنہ کیا۔ اور کہا کہ حالت قابل اطمینان ہے یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے خفیہ خوراک استعمال کرنی شروع کر دی ہے۔

ہندوستانی عورتوں سے بدسلوکی دیوان عام میں سر جان ہکسن کے سوال کے متعلق جو مسز نائڈو کے اس بیان کے بارے میں تھا۔ کہ ایام مارشل لاء میں ہندوستانی عورتوں کو کوڑے اور بید لگائے گئے۔ مسٹر مانٹیگو نے ایک خط میں لکھا ہے۔ کہ جن عورتوں کی نسبت یہ ذکر کیا جاتا ہے۔ وہ آوارہ گرد جرائم پیشہ اقوام کی تھیں۔ جو زنا کاری کی غرض سے امرتسر آباد ہیں۔ الزام جو لگائے جاتے ہیں قطعاً غلط ہیں۔ اور بطور انتقام ان افسران پر لگائے گئے ہیں۔ جنہوں نے مارشل لاء کی عدالتوں میں شہادتیں دیں اور نیشنل بنک کے مسروقہ مال کی برآمد میں حصہ لیا۔

رودبار انگلستان کو تیر کر عبور کرنے کی کوشش امریکن پیراک ہنری سلیون نے ایک دفعہ پھر رودبار انگلستان کو پیر کر عبور کرنے کی کوشش کی۔ اس کے ساتھ ایک موٹر کشتی تھی لیکن جب وہ فرانس کے ساحل سے صرف تین میل کے فاصلہ پر رہ گیا۔ تو سمندر میں سخت طوفان آگیا۔ اس وجہ سے اس کی یہ کوشش بھی ناکام رہی۔

جرمنوں کی ہوائی اولوالعزمی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمن ایک زپلین کے ذریعہ ساری دنیا کا چکر لگانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ جہاز راستہ میں کہیں نیچے نہ اترے گا۔ اگر اتحادیوں نے ان کی مخالفت کی تو وہ یہ تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔

جنرل رینگل کی افواج کی تباہی لنڈن ۳۱ اگست روسی وفد مقیم لنڈن نے ماسکو کا ایک تار شائع کیا ہے جس میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ علاقہ کلیان میں جنرل رینگل کی افواج تباہ و برباد ہو گئی ہیں۔ اور جنرل رینگل اس وقت صرف کریمیا پر ہی قابض ہے۔

ڈائر فنڈ کی میزان "مارننگ پوسٹ" کا بیان ہے۔ کہ ڈائر فنڈ کی میزان ۱۷ ہزار ۴ سو ساٹھ پونڈ تک پہنچ گئی ہے۔

وفد خلافت ہند کی مراجعت لنڈن ۲ ستمبر وفد خلافت ہند عازم بمبئی ہو گیا ہے۔

بولشویکوں کے خلاف بغاوت ٹائمز کے نام ایک پیام موصول ہوا ہے۔ کہ تمام شمالی قفقاز عملاً بولشویکوں کی مخالفت پر کمر بستہ ہو گیا ہے۔

زاغلول پاشا سے مکالمہ نیو ایمپائر نے اپنے نامہ نگار مصر کا یہ پیغام شائع کیا ہے۔ مجوزہ مصری معاہدہ آزادی کے متعلق زاغلول پاشا سے جن سے میں نے مکالمہ کیا۔ کہا اگر تجویز اس لائن سے دور جا پڑی ہے۔ جو مجھ کو تفویض کی گئی ہے۔ اور اسی لئے میں نے اس پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ اس تجویز میں وہ حالات شامل ہیں جو مصر کے لئے مفید ہیں۔ اور کہا کہ یہ رائے زنی کیلئے قوم کے لیڈروں کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ زاغلول پاشا ذاتی رائے دینے سے انکار کیا۔ اور اپنی رائے کو اس وقت تک محفوظ رکھا تاوقتیکہ مصر کے سربراہوں کے درمیان مشورہ نہ کیا جائے۔

جاپان میں تباہ کن طوفان ایک تباہ کن طوفان میں تین سو آدمی غرق ہو گئے اور تین سو ستر گھروں کو نقصان پہونچا۔ پانسو آدمی بے خانماں ہو گئے۔ جو بھوک سے مر رہے ہیں۔

مہاجرین کیلئے علاقہ قطغن ۲۶ اگست کو اتحاد مشرقی میں امیر صاحب کا اعلان شائع ہوا ہے کہ ہندی تارکان وطن کیلئے قطغن کا علاقہ تجویز کیا گیا ہے۔ جو بہت سرسبز و شاداب ہے لیکن چند ہندوستانیوں کا چشم دید بیان ہے۔ کہ یہ مقام دراصل نہایت [illegible]

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا)